ماسٹر محمد اسمٰعیل فضلی

منشیات ایک عالمگیر وبا

آج اقوام عالم بے راہ روی کا شکار ہیں جہاں دنیا نے مادی طور پر ترقی کے منازل طے کئے ہیں وہاں اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ روحانی طور پر انسانیت تنزل کی اتھاہ گہرائیوں میں بھٹکی جا رہی ہے۔ آج سارا عالم طمانیت و سکون کی تلاش میں پریشان و سرگرداں ہے۔ آج کا پریشان انسان نشہ آور اشیاء کا استعمال کر کے سکون حاصل کرنا چاہتا ہے اور اسی میں اپنی صحت اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سکون و طمانیت ہیروئن' شراب' چرس اور افیون وغیرہ کے استعمال میں نہیں مل سکتا ہے۔ ہادی برحق محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رب العزت کا یہ فرمان سنایا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد:28) دلوں کا اطمینان و سکون اللہ تعالیٰ کے ذکر مبارک میں ہے۔

زندگی سے صحیح لطف اندوز ہونے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ جو اصحاب اس لذت سے آشنا ہیں ان کے سامنے دنیا کی ساری لذتیں ہیچ ہیں اور ہیروئن' سگریٹ' نسوار وغیرہ نشہ آور چیزوں کے ذریعے چند لمحوں کے سکون و آرام کے لئے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا کہاں کی دانشمندی ہے؟

اسلام کی رو سے تمام نشہ آور اشیاء کا استعمال ممنوع ہے اور پھر معاشرے کے افراد کے لئے ہیروئن کا استعمال ہلاکت و بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ اس مہلک وباء سے نسل انسانی کو بچانا وقت کی سب سے بڑی ضرورت اور جہاد عظیم ہے جس پر رب العزت اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کا ایک اہم مقصد یہی تھا کہ معاشرے کے اندر ان چیزوں کے خلاف جہاد کیا جائے جو انسانیت کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ المکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو شراب کی روحانی و جسمانی خرابیوں کے باعث

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ آج کے بعد شراب کو استعمال نہ کیا جائے۔ چشم فلک نے یہ حقیقت بھی دیکھی کہ آپ کے جانثار صحابہ ؓ نے مٹکے کے مٹکے انڈیل دیئے۔ برسوں سے شراب کے رسیا آپ کے ایک اشارے پر مے و جام کی عارضی لذت کو ہمیشہ کے لیئے خیرباد کہہ رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منشیات سے بچنے کا حکم صادر فرمایا تاکہ معاشرے کے اندر وہ روشنی آجائے جس کے لئے مشیت الٰہی نے روئے زمین کو وجود بخشا اور ہر اس مصنوعی لذت سے چھٹکارا حاصل کیا جائے جس کی اصل و حقیقت نہیں ہے اور انسانیت کے لئے تباہ کن اثرات رکھتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں منشیات میں سے صرف شراب کا استعمال ہوتا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "کل ما اسکر فھو حرام" کا فارمولا پیش کر کے منشیات کی ترقی یافتہ شکل، ہیروئن، افیون، چرس، سگریٹ اور نسوار وغیرہ سب کا حکم واضح فرما دیا۔

سورۃ بقرہ میں ارشاد ربانی ہے: یسئلونك عن الخمر و المیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما (البقرہ آیت:219) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ ان سے کہہ دیجئے کہ ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے اگرچہ ان میں لوگوں کے لئے بعض منافع بھی ہیں۔ مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔

حرمت شراب کا دوسرا مرحلہ تب آیا جب اللہ تعالیٰ نے اوقات نماز میں اسے ممنوع قرار دیا۔

سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ و انتم سکاری حتی تعلموا ماتقولون (النساء:43) اے ایمان والوں جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہیئے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔

تیسرے مرحلے میں اللہ تعالیٰ نے شراب کو قطعا حرام قرار دیا۔ چنانچہ سورۃ المائدہ میں ارشاد الٰہی ہے: یایھا الذین امنوا انما الخمر و المیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (سورۃ المائدہ آیت:90) اے ایمان والو یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔

خمر کیا ہے، یہاں اس بات کی وضاحت بھی کرنا ضروری ہے کہ ہر نشہ آور چیز کو خمر کہا جاتا ہے۔ وہ شراب ہو یا گانجہ، افیون ہو یا کوکین، ہیروئن ہو یا بھنگ و چرس یا سگریٹ ہو یا نسوار یا چاہے کوئی بھی چیز ہو جو اس غرض کے لئے استعمال کی جاتی ہو۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل مسکر خمر و کل خمر حرام (ابو داؤد:3126 ترمذی:1516) ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔ یعنی تمام نشہ آور چیز شراب کے زمرے میں آتی ہے۔

روایت میں ہے۔ کل مسکر خمر و کل مسکر حرام (ابن ماجہ حدیث 3390 ترمذی حدیث 1516) ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

خلیفہ ثانی امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جمعتہ المبارک کے دن خطبہ میں شراب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا الخمر ماخامر العقل (فتح الباری:51/10) یعنی خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ آیات قرآنی اور ارشادت نبوی سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ منشیات کا استعمال انسانیت کے لئے خطرناک وبا ہے اور اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ منشیات کی عالمگیر وباء کا ایک جائزہ پاکستان نارکوٹیکس کنٹرول بورڈ نے پیش کیا ہے۔ جو ہیروئن کی مہلک اور خطرناک وبا کو سمجھنے کے لئے اچھا تجزیہ ہے۔ منشیات کے استعمال میں پریشان کن اضافے سے زندگی کے ہر شعبے میں لوگوں کی جسمانی اور ذہنی صحت سنگین خطرے سے دوچار ہو گئی ہے۔ اس مسئلے کے کئی پہلو ہیں اور یہ بدستور لاکھوں، کروڑوں انسانوں کی زندگی کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔ یہ ایک ایسی پیچیدہ کیفیت ہے جس کا کوئی یقینی حل کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ اس چکرا دینے والے مسئلہ نے حکومتوں کی بنیادوں کو ہلانا شروع کر دیا ہے۔ دنیا کے بہت سے ملکوں میں تشددانہ جرائم کی جو لہر آئی ہوئی ہے اس میں زیادی تر یہی مسئلہ کارفرما ہے۔ یہ ایک مہلک سحر کی حیثیت اختیار کر گیا ہے جس کا اندازہ اب اخباروں کی بڑی بڑی سرخیوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ برائی جس معاشرے میں بھی جگہ پاتی گئی ہے اس معاشرے کے لئے یہ ایک انتہائی بدنما داغ ہے۔ یہ خاص طور پر نوجوانوں کو تباہ کر دیتی ہے اور اس طرح بہت سی قوموں کی مستقبل کی طاقت کے سرچشموں کو خشک کر دیتی ہے۔ منشیات کا استعمال عام طور پر ٹریفک کے حادثات کا باعث بنتے ہیں اور ان حادثوں میں شاہراہوں پر ہلاک و زخمی ہونے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ان فلاحی دواؤں کو بھی جو

انسانی جانوں کو بچانے کے لئے نہایت محتاط استعمال کی خاطر بنائی گئی تھیں اب خطرناک طور پر بطور منشیات استعمال کی جا رہی ہیں منشیات کا یہ عالمگیر ناجائز استعمال ہزارہا انسانوں کو ایک ایسی سمت میں لے جا رہا ہے جدھر ان کی خواہشات بے قابو ہو جاتی ہیں اور وہ تباہ کن حد تک دوسروں پر انحصار کرنے لگتے ہیں اور اس کا نتیجہ جرم اور موت کی صورت میں نکلتا ہے۔

منشیات کی بڑھتی ہوئی مانگ نے ایک ایسے کاروبار کو فروغ دیا ہے جس میں خطرہ بھی بہت زیادہ ہے اور منافع بھی یہی وجہ ہے کہ منشیات کے ناجائز کاروبار کی روک تھام کے لئے اب تک کی جانے والی تمام کوششیں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکیں۔

دنیا بھر میں منشیات کے ناجائز کاروبار اور استعمال نے بڑی المناک صورت اختیار کر لی ہے۔

ہیروئن کے عادی لوگوں کی بحالی یا علاج مشکل اور بعض معاملات میں ناممکن بھی ہے۔ اس کا عادی زندہ رہنے کے لئے اس کا استعمال بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اس کے استعمال میں رکاوٹ سے وہ ایک انتہائی شدید جسمانی کرب اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے جسے علامات پسپائی کا نام دیا جاتا ہے اور اس کا آخری نتیجہ ایک نوجوان کی زندگی کے خاتمے کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس طرح ایک ایسا معاشرہ جس میں ہیروئن کے عادی موجود ہوں بڑی تیزی سے اپنے مستقبل کے شہریوں سے محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس مہلک وبا کے پھیلاؤ کے اصل اسباب پر اگر نظر کی جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس ناجائز کاروبار کی سمگلنگ کرنے والے اصحاب کسٹم اور پولیس کے چاق و چوبند دستوں کی تیز نگاہوں سے کیسے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں؟ اور یا پھر اس مہلک کاروبار میں یہ بھی ان کے ساتھ ممد و معاون ہیں۔ ہیروئن اور چرس کے اس تباہ کن کاروبار کو ختم کرنے کے لئے جب تک سخت ترین سزائیں نہ مقرر کی جائیں اس وقت تک اس کی روک تھام مشکل ہے۔ منشیات کا کاروبار کرنے والے اصحاب جو کہ چند سکوں کی خاطر سارے معاشرے کو تباہی اور بربادی کے دہانے پر کھڑا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو کیفر کردار تک پہنچائے بغیر اس کا سدباب کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسلامی معاشرے میں ایسے افراد سخت ترین سزا کے مستحق ہیں۔

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں منشیات کے استعمال کرنے والوں کو اسی کوڑے مارنے کی سزا دی جاتی تھی۔ ایسے افراد کو اگر اسلام کے ضابطوں کے مطابق بر سرعام کسی چوک یا شاہراہ پر سزا دی جائے تو ان مہلک اور ہلاکت خیز نشہ آور اشیاء کا قلع قمع ہو

سکتا ہے۔

سابق مفتی مصر شیخ عبدالمجید سلیم کے بقول بھنگ' حشیش اور پوست کی کاشت بھی متعدد وجوہات کی بنا پر حرام ہے کیونکہ سنن ابوداؤد میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے: ان من حبس العنب ایام القطاف حتی یبیعه لمن یتخذه خمراً فقد تقحم النار علی بصیرة (ابی داؤد حدیث 3129 و 3126' الترمذی حدیث 1518) جس نے انگور اتارنے کے دنوں میں انہیں محض اس لئے روکے رکھا کہ شراب تیار کرنے والوں کو بیچوں گا وہ شخص جان بوجھ کر جہنم کی آگ میں جاگرا۔

جب انگور جیسے پھل کو اس غرض سے روکنا اس قدر گناہ اور حرام ہے تو بھنگ و چرس اور پوست کی کاشت حرام کیوں نہ ہو گی۔